شعبۂ تحقیق سازمان تبلیغات اسلامی

شیطانی سازشوں کا ہتھکنڈہ: ایک تجزیہ

الٰہی ادیان و مذاہب کی تاریخ میں ایک جوان ترین مذہب کی حیثیت سے جہاں مذہب اسلام نے غیر معمولی عالمی مقبولیت حاصل کی ہے وہیں اس کے دشمنوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔ عالمی سامراج کے زر خرید غلام سلمان رشدی کی 'شیطانی آیات'' نامی کتاب اسلام کی بدنامی و رسوائی کے لئے رچی گئی شرمناک سازشوں کا ایک اہم حصہ تھی۔ واضح رہے کہ ایسے کام کے لئے اسلام دشمن طاقتیں نام نہاد مسلمانوں کا انتخاب کیا کرتی ہیں تاکہ سادہ لوح اور زود باور مسلمانوں کو آسانی سے اس فریب کا شکار بنایا جاسکے اور دوسری طرف غیرت دار مسلمان ندامت و شرمندگی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوجائیں یا دوسرے بھولے بھالے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اسلام سے بدگمان ہوجائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور شیطانی آیات کی اشاعت کے بعد عالمی سطح پر اسلام اور مسلمانوں کی رسوائی کا بازار گرم ہوگیا اور پوری دنیا ئے اسلام پر موت جیسا سناٹا طاری رہا۔ مفتیان شرع جانی اور مالی نقصان کے خوف کی وجہ سے خاموشی اختیار کئے ہوئے تھے کہ اس اثنا میں خداوند عالم کے علاوہ دنیا کی کسی بڑی طاقت سے نہ ڈرنے والے امام خمینی نے رشدی کے خلاف وہ تاریخ ساز فتویٰ صادر کردیا جس نے نہ صرف سلمان رشدی بلکہ دنیا کے تمام اسلام دشمنوں کو لرزہ براندام کردیا۔ ملاحظہ ہو ذیل میں اسلامی ماخذ کی روشنی میں اس فتوے کا اجمالی تجزیہ:

بڑے شیطان امریکہ اور بوڑھے استعمار برطانیہ کے منصوبہ پر عمل کرنے والے ''شیطانی آیات'' کے مصنف (سلمان رشدی) اور اس کتاب کے مطالب سے آگاہ ناشرین کے واجب القتل قرار دیئے جانے سے متعلق مسلمانوں کے عظیم رہبر اور ولی امر کے حکم نے اس صدی کے استعمار کے پیکر پر سب سے زیادہ کاری ضرب لگائی اور پوری دنیا میں اس حکم کی

اشاعت نے نہ صرف دشمنانِ اسلام کی اس زبردست ثقافتی سازش کو ناکام بنادیا بلکہ استعماری قلم فروشوں کے اوپر اس قدر رعب و وحشت طاری کردی ہے کہ اب کسی نام نہاد مصنف یا خود ساختہ دانشور میں اسلام کے خلاف جلدی کچھ لکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔

الٰہی حدود جاری ہونے کے یہی وہ قیمتی ثمرات و نتائج ہیں جن کے پیشِ نظر پیغمبرِ اسلامؐ نے الٰہی حدود میں سے ایک حد کے اجراء کو کرۂ زمین کے ساکنوں کے لیے چالیس روز کی بارش اور بارانِ رحمت سے بھی زیادہ قیمتی قرار دیا ہے اور چونکہ تمام الٰہی حدود وقوانین کا نفاذ امام عادل کی حاکمیت اور اس کی طرف سے تقاضائے وقت کے مطابق صادر کیے جانے والے صحیح اور موثر حکم پر موقوف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیغمبرِ اسلامؐ نے گھڑی بھر کی امامت اور معاشرہ میں امام کے وجود کو ستر سال کی عبادت سے افضل قرار دیا ہے۔

"قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ: ساعۃ امام عادل افضل من عبادۃ سبعین سنۃ وحدیقام للّٰہ فی الارض افضل من مطر اربعین صباحا"

اور امام موسیٰ کاظمؑ نے تاریخ کی ان عظیم شخصیتوں کو نعمتِ الٰہی سے تعبیر کیا ہے جو خداوند عالم کی جانب سے مبعوث ہوئے تاکہ اپنی حکیمانہ قیادت و رہبری اور حدودِ الٰہی کے اجراء کے ذریعہ دنیا میں عدل و انصاف کو زندہ کریں اور زمین و اہلِ زمین کو ایک نئی زندگی عطا کریں:

"امام موسیٰ کاظمؑ نے قرآن کی آیت "خداوند عالم زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ خداوند عالم بارش کے ذریعہ زمین کو زندہ کرتا ہے بلکہ خداوند عالم ایسے عظیم افراد کو مبعوث کرتا ہے جو عدل و انصاف کو زندہ کرکے زمین کو حیاتِ نو بخشتے ہیں کیونکہ زمین پر ایک الٰہی حد کا اجراء کیا جانا چالیس شب و روز کی بارانِ رحمت سے زیادہ نفع بخش ہے۔" (وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص ۳۰۸)

موجودہ دور میں وقت کے اس حساس موڑ پر تاریخِ اسلام کا ایک عظیم عادل و شائستہ ترین رہبر اپنے تاریخی فتوے کے ذریعہ استعمار کے اُس پست و ذلیل غلام کے قتل کا حکم صادر

فرماتا ہے جس نے بڑے ہی بے حیا تک جرائم کا ارتکاب کیا یعنی اس نے پاکیزہ ترین مخلوقِ حق اور درخشندہ ترین جلوۂ پروردگار، تمام رسولوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد بن عبداللہ کی پاکیزہ شان میں گستاخی کی ہے اور ان کی محترم ازواج اور اصحاب کرام نیز دیگر جلیل القدر الٰہی انبیاء مثلاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کی اہانت اور وحی، جبریل، مرکزِ وحی مکہ نیز دیگر اسلامی مقدسات کا مضحکہ اڑایا ہے۔ اپنے عصر کے ولی فقیہ نے اس بابرکت حکم کو صادر فرمانے اور اس اعلان کے ساتھ ہی ساتھ یہ کہہ کر کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے، دشمنانِ خدا اور رسولؐ کی سازشوں کے مقابل اسلام کے تحفظ اور اس کی عزت کی ضمانت فراہم کردی اور اب مسلمانانِ عالم انشاء اللہ سالہا سال تک اس حکم کی برکات سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔

اب ہم تمام اہل اسلام کی خدمت میں اس مقدس حکم کے مآخذ و مدارک اور شرعی دلیلیں پیش کرتے ہیں نیز عالمِ اسلام کی ان دینی و سیاسی شخصیتوں، گروہوں اور ثقافتی و دینی مراکز و اداروں کو بھی اس سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے اپنی غفلت و بے توجہی کی وجہ سے اس حکم شرعی کے مآخذ و مدارک کے سلسلہ میں خاموشی اختیار کی اور اس الٰہی حکم کی تائید و حمایت کے اعلان اور حق کے اس دھارے کی تقویت نیز دشمنانِ خدا اور رسولؐ پر رعب و وحشت طاری کرنے کے بجائے اپنے سکوت کے ذریعہ نہ صرف بہت سے ناواقف مسلمانوں کو شکوک و شبہات میں ڈال دیا بلکہ دشمنانِ خدا کو اپنی طرف سے شاد و مسرور بھی کیا ہے۔ ہم یہاں معتبر روایات و احادیث کو شیعہ اور اہلِ سنت کے معتبر ترین روایاتی مجموعوں نیز تاریخ شیعیت کے عظیم فقہاء اہلِ سنت کے ائمہ اربعہ اور اسلامی مذاہب کے دیگر مشہور و معروف مفتیوں کے فتاویٰ کو حسب ذیل تین ابواب کے تحت پیش کرتے ہیں تاکہ امام خمینی قدس سرہٗ کے اس قاطع و محکم حکم کی اصالت و حقیقت پورے طور سے واضح ہوجائے:

پہلا باب: فریقین کی روایات نیز ائمہ و فقہائے مذاہب خمسہ کے فتاویٰ کی روشنی میں مرتد کا واجب القتل ہونا۔

دوسرا باب: فریقین کی روایات اور ائمہ وفقہائے مذاہب خمسہ کے فتووں کی روشنی میں نبیؐ پر سب وشتم کرنے والے کا واجب القتل ہونا۔

تیسرا باب: ثقافتی حملہ آوروں اور دشمنوں سے اسلامی عقائد کی سرحدوں کا دفاع۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے مرتد کا حکم

سورۂ بقرہ کی ۲۱۷ویں آیت میں ارشاد ہے:

اور جو شخص تم (مسلمانوں) میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں مرے۔ ایسے لوگوں کے اعمال دُنیا وآخرت میں حبط ہوجاتے ہیں اور یہ لوگ اہلِ جہنم ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔

مرتد کی تعریف:

ہر وہ شخص جو مسلمان ہو اور بعد میں اسلام کو ترک کر کے دوسرا دین وآئین اختیار کرلے یا اسلام اور اس کے مقدسات کا مضحکہ اُڑائے اور ان کی اہانت کرے یا پیغمبر اسلامؐ کی رسالت کو جھٹلائے یا کسی خاص غرض کے تحت اسلام پر اعتراضات کرے، وہ مرتد ہے، جیسا کہ امام خمینیؒ نے اپنی کتاب ''تحریر الوسیلہ'' میں اور شیعوں کے عظیم فقیہ صاحب ''جواہر الکلام'' نیز عقائد نسفی کے شارح نے ''مرتد'' اور ''کافر'' کی اسی عنوان سے تعریف کی ہے۔

امام خمینی قدس سرہ فرماتے ہیں:

''کافر وہ شخص ہے جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین وآئین کا انتخاب کرے یا دین اسلام کو تسلیم کرتا ہو لیکن بعض ضروریات کا اس طرح انکار کرے کہ اس کا نتیجہ پیغمبر اسلامؐ کی رسالت کے انکار کی شکل میں برآمد ہو یا سیدھے سیدھے پیغمبر اکرمؐ کی رسالت ہی کو جھٹلا دے یا دین اسلام میں نقص نکالے اور اس پر اعتراض درست سمجھے یا ہر وہ کام کرے یا ایسی بات کہے جس کا نتیجہ کفر ہو۔ کفر کی ان تمام صورتوں میں مرتد، جو پہلے مسلمان تھا اور بعد میں کافر ہوا

ہو یا جو شروع سے ہی کافر رہا ہے، کوئی فرق نہیں ہے۔" (تحریر الوسیلہ، ج-۱، ص-۱۱۸)

صاحب "جواہر الکلام" فرماتے ہیں:

"ارتداد متعدد طریقوں سے ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں پر آپ چند طریقے شمار کرنے کے بعد فرماتے ہیں: کبھی ارتداد ہر اس کام کے ذریعہ ثابت ہوتا ہے جس سے صاف طور پر دین اسلام کا مضحکہ اُڑا لیا جائے یا اس کی اہانت ہوتی ہو۔" **(جواہر الکلام، ج-۴۱، ص-۶۰۰)**

علامہ نسفی اپنی مشہور کتاب "عقائد نسفی" میں تحریر فرماتے ہیں:

"دین کا مذاق اُڑانا کفر ہے کیونکہ یہ بھی دین کو جھٹلانے کی نشانیوں میں سے ہے۔" (شرح عقائد نسفی: ص-۲۴۸، المنجد کتاب المرتد)

مذکورہ بالا دو تعریفوں سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ "شیطانی آیات" کا مصنف سلمان رُشدی دو جہتوں سے مرتد ہے۔ ایک یہ کہ پہلے وہ مسلمان تھا بعد میں اس نے عیسائیت کو اپنے دین کے عنوان سے منتخب کیا۔ اور دوسرے اس نے دین و وحی کا مذاق اُڑایا ہے، ان کی اہانت کی ہے اور اسلامی شریعت پر اعتراضات کیے ہیں گویا ایک جملہ میں یوں کہا جائے کہ وہ "دوآتشہ" مرتد ہے۔

مرتد کی قسمیں

مرتد فطری و مرتد ملّی: اگر کوئی شخص فطرت اسلام پر پیدا ہو (یعنی مسلمان خاندان میں پیدا ہو اور اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مسلمان ہو) پھر وہ اس دین کو چھوڑ دے اور مرتد ہو جائے تو اسے مرتد فطری کہتے ہیں۔ اور اگر کافر گھرانہ میں پیدا ہوا اور مسلمان ہو کر پھر کافر ہو جائے تو اسے مرتد ملی کہتے ہیں۔

دونوں قسموں کے مرتد کی سزا تمام اسلامی مذاہب کی نگاہ میں قتل ہے۔ جیسا کہ تمام اسلامی مذاہب اس بات کے معتقد ہیں کہ اگر مرتد ملی توبہ کرے تو قانوناً اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی اور وہ قتل کی سزا سے بری ہو جائے گا، لیکن اگر مرتد فطری توبہ کرے تو مذہب امامیہ

اور بعض دیگر مذاہب یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی توبہ قانوناً قبول نہیں ہوگی جبکہ بعض علماء اہل سنت کا نظریہ یہ ہے کہ اس کی توبہ بھی قبول ہوگی جس کی وضاحت ہم اس فصل کے آخر میں کریں گے۔

فریقین کی روایات میں مرتد کا واجب القتل ہونا

(الف) مذہب امامیہ کی روایت مرتد کے واجب القتل ہونے کے سلسلہ میں شیعوں کے یہاں بہت سی روایتیں موجود ہیں۔ ہم یہاں نمونہ کے طور پر اپنی معتبر کتابوں سے بعض روایتیں پیش کرتے ہیں:

امام محمد باقرؑ کے ایک صحابی محمد بن مسلم نقل کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے مرتد کے حکم کے سلسلہ میں سوال کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا: (مرتد) وہ شخص ہے جو مسلمان ہونے کے بعد اسلام سے پھر جائے اور جو کچھ حضرت محمدؐ پر نازل ہوا ہے اس سے انکار کردے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے، اس کا قتل واجب ہے۔ اس کی زوجہ اس سے جدا ہوجائے اور اس کا مال ورثہ وارثوں میں تقسیم کردیا جائے۔ (وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص-۵۴۴)

اس سے امامؑ کی مراد یہ تھی کہ مرتد کو ایک مردہ سمجھنا چاہیے کہ جس کی بیوی اور مال و جائداد اس سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔

امام جعفر صادقؑ کے صاحبزادے یعنی علی بن جعفرؑ نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظمؑ سے مسلمان سے متعلق حکم دریافت کیا جو عیسائی ہوگیا ہو۔ حضرتؑ نے فرمایا: ایسا شخص قتل کردیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ (وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص-۵۴۵)

عمار ساباطی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مسلمانوں میں سے جو شخص بھی اسلام سے روگردانی کرے اور مرتد ہوجائے حضرت محمدؐ کی نبوت کا انکار

کرے اور اسے جھٹلائے تو بلاشبہ ہر اس شخص کے لیے اس کا خون مباح ہے جو اس سے ایسی باتیں سنے۔ اور مسلمانوں کے امام پر لازم ہے کہ اسے قتل کردے، اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کرے۔(وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص-۵۴۵)

حسین بن سعید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک خط دیکھا جس میں ایک شخص نے امام رضاؒ کی خدمت میں لکھا تھا کہ ایک شخص مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور اس کے بعد کافر و مشرک ہوکر اسلام سے خارج ہوگیا، کیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے؟ یا اس سے توبہ کا مطالبہ کیے بغیر قتل کردیا جائے؟ حضرتؒ نے جواب میں تحریر فرمایا: قتل کردیا جائے۔(وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص۵۴۶)

فضیل بن یسار امام جعفر صادقؒ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے ایک شخص عیسائی ہوگیا۔ اسے امیر المومنینؓ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرتؒ نے اس سے توبہ کرنے کو کہا لیکن اس نے انکار کیا، تو حضرتؒ نے اس کے بال پکڑ لیے اور فرمایا: اللہ کے بندو، اسے خوب مارو، تو لوگوں نے اسے اتنا پیٹا کہ وہ مرگیا۔(وسائل الشیعہ: ج-۱۸، ص۵۴۵)

ان دو آخری حدیثوں سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ جس طرح ممکن ہو مرتد کو جلد از جلد قتل کر ڈالنا چاہیے۔

ابن عباس پیغمبر اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دین (اسلام) کو تبدیل کیا اسے قتل کر ڈالو۔(مبسوط: ج-۷، ص۲۸۱)

محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام محمد باقرؒ نے فرمایا: جو شخص کسی پیغمبر مرسلؑ کی تکذیب کرے اور اس کا انکار کرے اس کا خون مباح ہے۔(مبسوط: ج-۷، ص۲۸۱)

معاذ (صحابی پیغمبرؐ) یمن میں وارد ہوئے۔ ابوموسیٰ اشعری بھی اس شہر میں موجود تھا۔ لوگوں نے معاذ سے کہا کہ ایک یہودی جو مسلمان ہوا تھا گزشتہ دو ماہ سے دوبارہ مرتد ہوگیا

ہے۔(معاذ) نے کہا، خدا کی قسم میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا (اور بعض مقام پر ہے سواری سے نہ اُتروں گا) جب تک وہ قتل نہ ہوجائے، کیونکہ رسولِ خداؐ نے یہ حکم صادر فرمادیا ہے۔ اس کے بعد اسے قتل کیا اور اس بات پر تمام امت اسلام کا اتفاق و اجماع ہے۔(مبسوط: ج-۷، ص-۲۸۱)

روایت کی گئی ہے کہ ایک مسلمان عیسائی ہوگیا۔حضرت علیؑ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تو مرتد ہوگیا ہے؟ کہا: ہاں۔فرمایا: کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ ارتداد کے ذریعہ مال و دولت اکٹھا کرو پھر اسلام کی طرف پلٹ آؤ؟ اس نے کہا نہیں۔فرمایا: کیا تم کسی عورت سے شادی کرنے گئے اور اس نے مسلمان ہونے کی وجہ سے تمھیں قبول نہیں کیا۔ اورتم مرتد ہوگئے ہوتا کہ اس سے شادی کرو پھر اسلام کی طرف پلٹ آؤ؟ اس نے کہا نہیں۔فرمایا پھر اسلام کی طرف پلٹ آؤ۔ اس نے جواب دیا: نہیں پلٹوں گا یہاں تک کہ مسیحؑ (عیسیٰ) سے ملاقات کروں۔پس حضرتؑ نے اسے قتل کردیا۔(مبسوط: ج-۷، ص۲۸۱)